مساجد اور عید گاہوں کی تعمیر میں فضول خرچی: اسلامی تعلیمات، احادیث نبوی ﷺ اور ہماری ذمہ داریاں

از: سید ناصر

اسلام ایک دین فطرت ہے جو سادگی، اعتدال اور انسانی فلاح و بہبود کا درس دیتا ہے۔ مساجد اللہ کا گھر ہیں اور زمین پر سب سے بہترین جگہیں ہیں۔ اسلام میں مسجد کی اہمیت محض ایک عمارت کی نہیں بلکہ ایک ایسے روحانی اور سماجی مرکز کی ہے جہاں مسلمان دن میں پانچ مرتبہ اکٹھے ہو کر اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں، آپس کے دکھ درد بانٹتے ہیں اور اخوت کا عملی مظاہرہ کرتے ہیں۔ اسی طرح عید گاہ وہ کھلا میدان ہے جہاں سال میں دو مرتبہ پوری بستی کے مسلمان شکرانے کی نماز ادا کرنے کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ لیکن آج کے اس پرفتن دور میں ہم نے ان مقدس مقامات کے اصل مقصد کو فراموش کر دیا ہے اور انہیں نمود و نمائش اور مسابقت کی دوڑ کا ذریعہ بنا لیا ہے۔

یہ مضمون اس سنگین مسئلے پر روشنی ڈالنے کی ایک کوشش ہے کہ کس طرح ہم مساجد اور عید گاہوں کی تعمیر و تزئین میں سفید پتھر، قیمتی فانوس، دیدہ زیب لائٹس، مہنگے ترین قالین اور مہنگی ٹائلز لگا کر اسراف اور فضول خرچی کے مرتکب ہو رہے ہیں، اور کیسے عوام کے خون پسینے کی کمائی، چندے اور صدقات کے پیسوں کو بے دردی سے پتھروں میں چنوا رہے ہیں۔

عہد نبوی ﷺ (نبی کریم ﷺ کا مبارک دور) کی ایک جھلک اور احادیث نبوی ﷺ

جب نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو اسلام کی سب سے پہلی مسجد "مسجدِ قبا" تعمیر کی گئی، اور اس کے بعد مسجدِ نبوی کی عظیم بنیاد رکھی گئی۔ اگر ہم مسجد نبوی کی سادگی پر غور کریں تو ہماری آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ مسجد نبوی کی تعمیر کچی اینٹوں اور گارے سے کی گئی تھی۔ چھت کھجور کے پتوں اور ٹہنیوں سے بنائی گئی تھی اور ستون کھجور کے تنوں کے تھے۔ بارش ہوتی تو چھت سے پانی ٹپکتا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

اجمعین کی پیشانیاں کیچڑ سے لت پت ہو جاتیں۔ لیکن انہی کچی دیواروں اور کچے فرش والی مسجد سے وہ عظیم انسان اور مصلحین تیار ہوئے جنہوں نے دنیا کا نقشہ بدل دیا۔

نبی کریم ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل ہی اس فتنے کی پیشین گوئی فرما دی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب مسلمان مساجد کی خوبصورتی اور ان کی تعمیر پر فخر کریں گے:

- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ مساجد کے معاملے میں ایک دوسرے پر فخر نہ کرنے لگیں۔ "(حوالہ: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر 449)

- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے مساجد کو بلند اور پختہ بنانے کا حکم نہیں دیا گیا۔"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کے ساتھ یہ بھی فرمایا: "تم مساجد کو ضرور اسی طرح آراستہ کرو گے جس طرح یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی عبادت گاہوں کو آراستہ کیا تھا۔ "(حوالہ: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر 448)

- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب مسجد نبوی کی توسیع فرمائی تو معمار سے کہا: "لوگوں کو بارش سے بچانے کا انتظام کرو، اور خبردار! اسے رنگ و روغن اور نقش و نگار سے اس طرح نہ سجانا کہ تم لوگوں کو فتنے میں مبتلا کر دو۔ "(حوالہ: صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر 446)

عید گاہوں میں فضول خرچی اور اسراف مساجد کے ساتھ ساتھ اب یہ وبا عید گاہوں تک بھی پہنچ چکی ہے۔ سنتِ رسول ﷺ کے مطابق عید کی نماز بستی سے باہر کسی کھلے میدان (عید گاہ) میں ادا کرنا افضل ہے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ ایک بڑی اور کھلی جگہ پر تمام مسلمان بلا تفریق امیر و غریب جمع ہو سکیں، اور اس کے لیے کسی خاص عمارت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

لیکن آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ عید گاہوں کے بڑے بڑے گراؤنڈز میں لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کر کے ٹائلیں بچھائی جا رہی ہیں۔ اونچی اونچی چار دیواریاں، عالی شان گیٹ اور مہنگی لائٹس لگائی جا رہی ہیں۔ سال میں صرف دو دن، چند گھنٹوں کے استعمال کے لیے اتنی بڑی رقم مٹی اور پتھروں میں دفن کر دی جاتی ہے۔

- کیا رب العزت نے قرآن مجید میں نہیں فرمایا: "اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچوں کو پسند نہیں کرتا۔" (سورۃ الانعام: 141)
- اور دوسری جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔" (سورۃ الاسراء: 27)

چندہ، صدقات اور امت کی ترجیحات کا المیہ سب سے تکلیف دہ پہلو یہ ہے کہ یہ سارا پیسہ، جس سے یہ نمود و نمائش کا بازار گرم کیا جاتا ہے، عوام کے چندے اور صدقات کا ہوتا ہے۔ مسجد یا عید گاہ کی انتظامیہ کے پاس یہ پیسہ ایک بہت بڑی امانت ہے۔ اگر وہ اس پیسے کو بنیادی ضرورت پر خرچ کرنے کے بجائے اپنی کمیٹی کی واہ واہ کروانے، دوسری مساجد کے مقابلے میں اپنی مسجد کو زیادہ خوبصورت دکھانے، اور مہنگے جھومر اور قالین لانے پر خرچ کرتے ہیں، تو یہ امانت میں خیانت اور ریاکاری ہے۔ ریاکاری کو حدیث میں چھوٹا شرک (شرک اصغر) کہا گیا ہے۔

ذرا سوچیے! جس محلے کی مسجد میں کروڑوں روپے کا اطالوی ماربل اور لاکھوں روپے کے فانوس لگے ہیں، اسی محلے میں کتنے ایسے گھر ہوں گے جہاں فاقوں کی نوبت ہوگی؟

- کتنی بیوائیں ہوں گی جن کے پاس اپنے یتیم بچوں کو کھلانے کے لیے کچھ نہیں ہوگا؟
- کتنے ایسے نوجوان ہوں گے جو پیسوں کی کمی کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر پا رہے؟
- کتنے ایسے مریض ہوں گے جو ادویات اور علاج نہ ملنے کی وجہ سے موت کی دہلیز پر ہوں گے؟
- کتنی ایسی غریب بچیاں ہوں گی جن کے ہاتھ پیسوں کی کمی کی وجہ سے پیلے نہیں ہو پا رہے؟

اسلام نے حقوق العباد کو بے پناہ اہمیت دی ہے۔ ایک طرف ہم اللہ کے گھر کو بے تحاشہ سجا رہے ہیں، اور دوسری طرف اللہ کے بندے بھوک اور افلاس سے مر رہے ہیں۔ اگر مساجد اور عید گاہوں کو سادہ رکھا جائے اور بچنے والے اس کروڑوں روپے کے چندے سے علاقے میں کوئی مفت ہسپتال، کوئی معیاری سکول یا غریبوں کے لیے روزگار کا کوئی فنڈ قائم کر دیا جائے، تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ راضی ہوگا۔

مساجد و عید گاہوں کی کمیٹیوں اور چندہ کرنے والوں سے چند سنجیدہ سوالات مضمون کے اختتام پر ان تمام افراد، متولیوں، کمیٹی ممبران اور چندہ اکٹھا کرنے والوں کے ضمیر کے سامنے کچھ سنجیدہ اور کڑے سوالات رکھنا ضروری ہیں:

- **کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کی سنت کو بھلا دیا ہے؟** کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے مساجد کو حد سے زیادہ سجانے اور اسے مسابقت کا ذریعہ بنانے سے منع فرمایا ہے؟

- **عوام کی امانت کا کیا جواب دیں گے؟** جو پیسہ ایک غریب مزدور نے اپنی دیہاڑی سے کاٹ کر دیا تھا، کیا اس نے وہ پیسہ اس لیے دیا تھا کہ آپ اس سے عید گاہ میں لاکھوں کی ایسی ٹائلیں بچھا دیں جس پر سال میں صرف دو بار پاؤں رکھا جانا ہے؟

- **کیا اللہ نے آپ کو پتھر سجانے کا حکم دیا تھا یا انسان بچانے کا؟** آپ کے محلے میں جب کوئی غریب علاج نہ کروا کر مر جاتا ہے، تو کیا اس کی موت کے ذمہ داروں میں آپ بھی شامل نہیں، جنہوں نے لاکھوں روپے مسجد کی غیر ضروری خوبصورتی پر اڑا دیے؟

- **کیا یہ عوامی چندے اور صدقات کا استحصال نہیں؟** چندے کی پیٹی بھرنے کی ہوس میں اور لوگوں سے واہ واہ لوٹنے کے لیے، کیا آپ نے عوام کے پیسوں کو بے دردی سے استعمال کرنا جائز کر لیا ہے؟

- **کیا آپ کی یہ محنت ریاکاری تو نہیں؟** ذرا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیں، یہ جو آپ نے کروڑوں روپے لگا کر عید گاہ کی عالی شان باؤنڈری وال بنوائی ہے، اس میں اللہ کی رضا مقصود تھی یا علاقے میں اپنی چوہدراہٹ قائم کرنا؟

- **بغیر کسی شرعی حق اور عہدے کے امانت میں خیانت کرنے والوں کا کیا انجام ہوگا؟** ایک کڑوا سوال ان لوگوں سے بھی ہے جن کے پاس نہ تو مسجد یا عید گاہ کی کوئی رسمی ذمہ داری ہے، نہ کوئی عہدہ ہے، اور نہ ہی شریعت نے انہیں اس کا کوئی حق دیا ہے۔ پھر بھی وہ عوام کے جذبات سے کھیل کر چندہ اکٹھا کرتے ہیں اور اسے عید گاہوں میں ٹائلز لگانے جیسی فضول خرچی میں جھونک دیتے ہیں۔ کیا آپ خود ساختہ ٹھیکیدار بن کر

عوام کی امانت کو اپنے شوق، ضد اور جھوٹی شہرت کی خاطر برباد کرنے کے مجرم نہیں ہیں؟ کیا کل روز محشر آپ اللہ کو جواب دے پائیں گے کہ جس کام کے آپ حقدار ہی نہیں تھے، اس میں آپ نے غریبوں کا پیسہ مٹی میں کیوں ملایا؟

خدارا! اللہ کے گھروں کو انا اور شہرت کا اکھاڑا مت بنائیں۔ مساجد کو سادہ رکھیں تاکہ جب ایک غریب پھٹے پرانے کپڑوں میں اللہ کے گھر آئے تو اسے یہ احساس کمتری نہ ہو کہ وہ کسی دنیاوی بادشاہ کے محل میں آ گیا ہے۔ یاد رکھیں، اللہ رب العزت ہمارے دلوں اور ہماری نیتوں کو دیکھتا ہے، ہماری بنائی ہوئی عمارتوں کے پتھروں اور فانوس کی چمک کو نہیں۔